روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

منگل 14 جون 2005ء 6 جمادی الاول 1426 ہجری 14 احسان 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 131

نماز اور زکوٰۃ

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔
نماز دین کا ستون ہے اور جہاد عمل کا بلند تر درجہ ہے اور زکوٰۃ اس کو ثبات عطا کرتی ہے۔

(کنزالعمال جلد7 صفحہ 284 کتاب الصلوٰۃ باب فضائل الصلوٰۃ حدیث نمبر:18891)

بیوت الذکر کی تعمیر کی اہمیت اور برکات کا ایمان افروز تذکرہ

بیوت الذکر کا حسن ان کے نمازیوں اور عبادت گزاروں سے ہوتا ہے

ہر احمدی محبت الٰہی سے لبریز، شرک سے بیزار اور عبادات قائم کرنے والا ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ **10** جون **2005**ء بمقام وینکوور۔کینیڈا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 جون 2005ء کو وینکوور۔کینیڈا میں بیوت الذکر کی تعمیر کی اہمیت اور برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بیوت الذکر کا حسن ان کے نمازیوں اور عبادت گزاروں سے ہوتا ہے۔ ہر احمدی محبت الٰہی سے لبریز شرک سے بیزار اور عبادات کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا ہو۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے حسب معمول اس خطبہ کو براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔ پاکستانی وقت کے مطابق یہ خطبہ ہفتہ کی صبح 50-1 پر Live نشر کیا گیا۔

حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیت 128-129 کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ کل انشاء اللہ آپ کی بیت الذکر کی بنیاد رکھی جائے گی۔ جس کی تعمیر کی کوشش ایک لمبے عرصے سے کی جارہی تھی لیکن بعض رکاوٹیں تھیں اب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان سب روکوں کو دور کر دیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہماری بیوت الذکر کا حسن ان کے نمازیوں اور عبادت گزاروں سے ہوتا ہے۔ ہماری بیوت الذکر کی بنیادیں ان دعاؤں سے اٹھائی جاتی ہیں جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے خدا کے گھر کی بنیادیں اٹھاتے وقت کی تھیں۔ ان دعاؤں کا ذکر ان آیات میں آتا ہے جن کی میں نے تلاوت کی ہے۔ ان کا ترجمہ یہ ہے۔ ’’اور جب ابراہیم اس خاص گھر کی بنیادیں استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی۔ یہ دعا کرتے ہوئے کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کر لے یقیناً تو ہی بہت سننے والا ہے، دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا۔ اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔‘‘

پس ہم بھی اس بیت الذکر کی بنیاد رکھتے ہوئے یہی دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہماری اس حقیر قربانی کو قبول فرما اور ہمیں بھی ان دعاؤں کا وارث بنا دے جو حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے کی تھیں اور ہماری نسل میں سے ایسے لوگ پیدا کرتا رہ جو تیری عبادت کرنے والے ہوں۔ ہمیں ہمیشہ یہ توفیق دیتا رہ کہ ہم اور ہماری نسلیں توبہ کرتے ہوئے تیری طرف جھکنے والی ہوں اور ہمیشہ ہمیں اس قابل بنائے رکھنا کہ ہم تیری عبادت کرنے والے ہوں اور تیرے انعام خلافت سے وابستہ رہنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب ہر احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے یہ دعائیں کرتے ہوئے بیوت الذکر کی تعمیر میں حصہ لے گا اور ساتھ ہی اپنے عمل سے۔ اپنی عبادتوں سے ان بیوت الذکر کے حسن کو سجا رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق اپنے انعامات سے نوازتا رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق دی اگر ہم ماننے کے بعد بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کریں گے۔ اپنی عبادتوں اور اپنے اعمال کو اس معیار تک نہیں لائیں گے جس پر پہلوں نے اپنے معیار قائم کئے۔ اس وقت تک ہمارا ایمان بے کار ہے۔ یاد رکھیں ایمان تقاضا کرتا ہے کہ مکمل طور پر اس تعلیم پر عمل کیا جائے جو نبی لے کر آتے ہیں کیونکہ نجات صرف منہ سے ایمان کا دعویٰ کرنے سے نہیں مل جاتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود ہر احمدی کو اس مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کا دل خدا تعالیٰ کی محبت سے لبریز ہو اور ہر قسم کے شرک سے بیزار ہو۔ خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو۔ عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے ساتھ جھوٹی اناؤں کو ختم کرنے والا ہو۔ جب یہ معیار حاصل کرلیں گے تب ہی حضرت مسیح موعود کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں سمجھے جاسکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک بیت الذکر میں اس نیت سے داخل ہونے والا ہو کہ ایک خدا کی عبادت کرنی ہے اور بھلائی سیکھنی ہے اور اس سیکھی ہوئی بھلائی پر خود بھی عمل کرنا ہے اور آگے بھی پھیلانا ہے اگر ہم ایسا کریں گے تو اللہ کے فضلوں کے وارث بن جائیں گے۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس معیار پر پہنچنے کی توفیق دے جس پر حضرت مسیح موعود ہمیں لانا چاہتے ہیں اور ہم آپ کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں۔ ہمارا کوئی فعل ایسا نہ ہو جس سے آپ نے بیزاری کا اظہار کیا ہو بلکہ ہمارا ہر قول و فعل ہمیں آپ کی دعاؤں کا وارث بنانے والا ہو۔

کینیڈا سے براہ راست

17 جون 2005ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے پر کیلگری کینیڈا سے پاکستانی وقت کے مطابق جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب 12:45 پر براہ راست نشر کیا جائے گا۔ 18 جون بروز ہفتہ صبح 8:20 اور دوپہر 1:35 پر مکرر نشر کیا جائے گا۔ (نظارت اشاعت)

انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے
(حضرت مسیح موعود)

صد سالہ خلافت جوبلی کے لئے دعاؤں کی تحریک

(2008-1908)

☆ سال 2008ء میں انشاء اللہ خلافت احمدیہ کے سوسال پورے ہوجائیں گے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مئی 2005ء میں صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں احباب جماعت کو دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

☆ سورۃ فاتحہ روزانہ سات بار پڑھیں۔

درج ذیل دعائیں روزانہ متعدد مرتبہ پڑھیں۔

☆ **ربنا افرغ علینا ......**

☆ **ربنا لا تزغ قلوبنا......**

☆ **اللھم انا نجعلک......**

☆ **استغفر اللّٰہ ربی......**

☆ درود شریف کثرت سے پڑھیں۔

☆ جماعت کی ترقی اور خلافت کے قیام و استحکام کے لئے روزانہ دو نوافل ادا کریں۔

☆ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھیں۔

خطبہ جمعہ

کسی اعلیٰ تعلیم اور اس کے لانے والے کے اعلیٰ کردار کو جانچنے کے لئے اس شخص کی زندگی میں سچائی دیکھنا بہت ضروری ہوتا ہے اور یہ معیار ہمیں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سب سے بڑھ کر نظر آتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا تقاضا ہے کہ آپؐ کی سیرت کے ہر پہلو کو بیان کیا جائے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی اور آپؐ کے صادق اور راستباز ہونے سے متعلق اپنوں اور غیروں کی مختلف گواہیوں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11/فروری 2005ء بمقام بیت الفتوح۔مورڈن، لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ یونس کی آیت نمبر 17 تلاوت کی اور فرمایا انبیاء دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں تو لوگوں کو اپنی گزشتہ زندگی کا حوالہ دے کر یہ کہتے ہیں، قوم کے لوگوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ یہ جو ہماری زندگی تمہارے سامنے گزری اس میں ہمارا جو کردار بھی تمہیں نظر آئے گا یا نظر آیا وہ یہی نظر آئے گا کہ سچ بات پر قائم رہے اور سچ کہا اور سچ پھیلانے کی کوشش کی۔ اور اس وصف کے اعلیٰ ترین معیار ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتے ہیں۔ آپؐ کی زندگی کا ہر لمحہ اس اعلیٰ خُلق کے نور سے منور تھا۔ آپؐ کا ہر عمل، ہر فعل، دعویٰ نبوت سے پہلے بھی سچائی اور حق گوئی سے سجا ہوا تھا۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس اعلیٰ خُلق کی مثال دیتے ہوئے کفار کو مخاطب کر کے اس آیت میں جو میں نے تلاوت کی ہے فرمایا ہے کہ تُو کہہ دے کہ اگر اللہ چاہتا تو میں تم پر اس کی تلاوت نہ کرتا اور نہ وہ اللہ تمہیں اس بات پر مطلع کرتا۔ پس میں اس رسالت سے پہلے بھی تمہارے درمیان لمبی عمر گزار چکا ہوں، کیا تم عقل نہیں کرتے؟ تم جو مجھ پر یہ الزام دے رہے ہو کہ یہ جو مَیں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یہ غلط ہے، جھوٹ ہے اور قطعاً مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث نہیں کیا گیا، میں دنیا داروں کی طرح اپنی لیڈری کی دکان چمکانے کے لئے (نعوذ باللہ) یہ دعویٰ کر رہا ہوں تا کہ تم لوگ کسی طرح مجھے اپنا سردار تسلیم کر لو یا تنگ آ کر میرے سے شرائط طے کرنے لگ جاؤ۔ تو سن لو کہ ان بکھیڑوں سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے، ان دنیا داری کی باتوں سے مجھ کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اگر یہ باتیں، یہ چیزیں مجھے چاہئے ہوتیں تو میں تمہاری مرضی کی باتیں تمہیں بتاتا جو تمہیں خوش کر دیتیں۔ مجھ پر تم اعتراض کرنے والے نہ ہوتے بلکہ فوراً مجھے وہ مقام دینے والے بن جاتے۔ لیکن مَیں تو تمہیں حق کا وہ پیغام پہنچا رہا ہوں جو خدا تعالیٰ نے مجھ پر اتارا ہے۔ اس لئے مجھ سے اس بارہ میں نہ لڑو۔ اگر اللہ یہ پیغام تم تک پہنچانا نہ چاہتا تو مَیں قطعاً تمہیں وہ باتیں نہ کہتا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھائیں اور مَیں نے تمہیں بتائیں۔ تم مجھے شک کی نظر سے دیکھ رہے ہو کہ شاید یہ ساری باتیں مَیں نے اپنے پاس سے گھڑ لی ہیں۔ کچھ تو ہوش کرو۔ میں تمہارے درمیان ایک عرصے سے رہ رہا ہوں۔ دو چار سال کا عرصہ نہیں ہے، دس بیس سال کا عرصہ نہیں ہے گو کہ یہ عرصہ بھی کسی کے کردار کو جانچنے کے لئے بہت ہوتا ہے۔ لیکن اس میں کہا جا سکتا ہے کہ جوانی کی عمر ہے کئی اتار چڑھاؤ آتے ہیں۔ فرمایا کہ میری تو یہ عمر بھی گزر گئی ہے جو جوانی کی عمر ہوتی ہے اور چالیس سال کی پختہ عمر ہو گئی ہے۔ اور یہ تمام عرصہ مَیں نے تمہارے درمیان گزارا ہے۔ یہ تو وہ عمر ہے جس میں اب عمر ڈھلنے کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ میری گزشتہ چالیس سالہ زندگی تمہارے سامنے ہے۔ مَیں نے کبھی بھی کسی بھی معاملے میں جھوٹ تو درکنار، حق سے اور سچ سے رتی بھر بھی انحراف نہیں کیا، ذرا سا بھی حق سے پیچھے نہیں ہٹا۔ اب اس عمر میں کیا مَیں تمہاری سرداری لینے کے لئے خدا پر جھوٹ بولوں گا؟

تو یہ ہے وہ شاندار گواہی جو خدا تعالیٰ نے وحی کر کے آپؐ کے ذریعے کفار تک پہنچائی، دنیا تک پہنچائی کہ کچھ تو ہوش کے ناخن لو، کیوں تمہاری مت ماری گئی ہے، تمہاری عقل کو کیا ہو گیا ہے۔ آج بھی جو لوگ قرآن کو نہیں مانتے ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کا کام اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کے سوا کچھ نہیں ہے۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قرآن میں سے تم دکھا رہے ہو اور ہم لوگ تو اس کو مانتے نہیں کہ یہ الہامی کتاب ہے۔ تم نے کہانی بنا کر خود ہی اس کے بارے میں گواہی دے دی۔ تو ایسے لوگوں کو کم از کم حقائق اور واقعات سے ہی سچائی کو پرکھ لینا چاہئے۔

یہ جو آپؐ نے اتنا لمبا عرصہ کفار میں گزارا اور یہ جو اتنا بڑا دعویٰ کفار کے سامنے رکھا کہ تمہارے سامنے میری زندگی ہے اس پر غور کرو۔ اس پر کبھی کفار مکہ نے انگلی نہیں اٹھائی کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، فلاں فلاں موقع پر جھوٹ نہیں بولا تھا؟ یاد کرایا جائے۔ ایک بھی مثال ایسی نہیں ملتی کہ کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس استدلال پر اس دلیل کو ردّ کیا ہو، کوئی اس پہ اعتراض کیا ہو۔ اس کے برعکس آپؐ کو صدوق کہا جاتا تھا۔ اس کی مثالیں ہیں۔ یعنی جھوٹ بولنا تو ایک طرف رہا، صداقت کا ایسا اعلیٰ نمونہ تھے جس کی مثال نہیں ملتی۔ ایسے واقعات کی بعض مثالیں میں پیش کرتا ہوں لیکن اس سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک اقتباس ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’انبیاء وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنی کامل راستبازی کی قوی حجّت پیش کر کے اپنے دشمنوں کو بھی الزام دیا جیسا کہ یہ الزام قرآن شریف میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے موجود ہے جہاں فرمایا ہے (۔) (سورۃ یونس الجزو 11) یعنی میں ایسا نہیں کہ جھوٹ بولوں اور افتراء کروں۔ دیکھو مَیں چالیس برس اس سے پہلے تم میں ہی رہتا رہا ہوں کیا کبھی تم نے میرا کوئی جھوٹ یا افتراء ثابت کیا؟ پھر کیا تم کو اتنی سمجھ نہیں یعنی یہ سمجھ کہ جس نے کبھی آج تک کسی قسم کا جھوٹ نہیں بولا وہ اب خدا پر کیوں جھوٹ بولنے لگا۔ غرض انبیاء کے واقعات عمری اور ان کی سلامت روشی ایسی بدیہی اور ثابت ہے‘‘ یعنی واضح اور ثابت شدہ ہے ’’کہ اگر سب باتوں کو چھوڑ کر ان کے واقعات ہی کو دیکھا جائے تو ان کی صداقت ان کے واقعات سے ہی روشن ہو رہی ہے۔ مثلاً اگر کوئی منصف اور عاقل ان تمام براہین اور دلائل صدق نبوت حضرت خاتم الانبیاء

صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اس کتاب میں لکھی جائیں گی، قطع نظر کر کے محض ان کے حالات پر ہی غور کرے تو بلاشبہ ان حالات پر غور کرنے سے ان کے نبی صادق ہونے پر دل سے یقین کرے گا اور کیوں کر یقین نہ کرے وہ واقعات ہی ایسے کمال سچائی اور صفائی سے معطر ہیں کہ حق کے طالبوں کے دل بلا اختیار ان کی طرف کھنچے جاتے ہیں''۔

(براہین احمدیہ۔روحانی خزائن جلد اول صفحہ 107-108 جدید ایڈیشن)

یہ آپ نے براہین احمدیہ میں فرمایا تھا۔تو بہرحال آگے مَیں باقی باتیں تو نہیں بیان کر رہا۔اب احادیث سے کچھ واقعات بیان کروں گا جن سے آپؐ کی سچائی پر معاشرے کے ہر طبقے نے مہر ثبت کی ہے، گواہی دی ہے۔جس میں گھر والے بھی ہیں، کاروباری شریک بھی ہیں، دوست بھی ہیں اور دشمن بھی ہیں کہ یہ وہ سچا انسان تھا جسے ہم بلا مبالغہ صدوق کہتے تھے اور کہتے ہیں۔

ابتدائے جوانی میں ہی قریش مکہ کی ایک گواہی ہے جو انہوں نے آپؐ کے صادق اور امین ہونے پر دی۔ایک واقعہ ہے کہ جب تعمیر کعبہ کے وقت حجراسود کی تنصیب کے لئے قبائل کا باہم اختلاف ہوا اور نوبت جنگ وجدال تک پہنچنے لگی تو چار پانچ دن تک کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا۔پھر ان میں سے ایک عقلمند شخص نے مشورہ دیا، جن کا نام ابوامیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھا۔یہ سب سے بوڑھے شخص اور تجربہ کار تھے۔عموماً بوڑھے ذرا ہوش سے کام لیتے ہیں۔انہوں نے مشورہ دیا کہ اختلاف کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ فیصلہ کر لو کہ جو شخص کل سب سے پہلے بیت اللہ میں آئے گا وہ فیصلہ کر دے۔اس بات پر سارے راضی ہو جاؤ۔چنانچہ سب نے یہ تجویز مان لی اور اگلے روز انہوں نے دیکھا کہ سب سے پہلے بیت اللہ میں داخل ہونے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔چنانچہ جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا ھٰذَا الْاَمِیْن تو امین ہے۔ہم خوش ہو گئے یہ محمدؐ ہیں۔چنانچہ جب وہ ان کے پاس پہنچے اور قریش نے حجراسود کے وضع کرنے کا جھگڑا بتایا۔جب حجراسود لگانا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ایک کپڑا لاؤ۔چنانچہ آپؐ کو کپڑا پیش کیا گیا۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا بچھایا اور حجراسود کو اس چادر پہ رکھ دیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا ہر قبیلہ اس چادر کا ایک کونہ پکڑ لے۔ پھر سب مل کر حجراسود کو اٹھاؤ۔ چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا۔ یہاں تک کہ جب وہ حجراسود جہاں رکھنا تھا اپنی اس جگہ پر پہنچ گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجراسود کو اپنے ہاتھ سے اس کی جگہ پر نصب فرما دیا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام۔ اشارۃ ابی امیۃ بتحکیم اول داخل فکان رسول اللہؐ)

تو جیسا کہ اس وقت کفار نے، قریش کے سرداروں نے آپؐ کو امین کہا تھا۔ یہ دعویٰ سے بہت پہلے کا قصہ ہے، جوانی کا قصہ ہے۔اور امین بھی وہی ہوتا ہے جو سچ پر قائم رہنے والا ہو۔ کبھی کوئی جھوٹا شخص امانت دار نہیں ہو سکتا۔تو دیکھیں اس بات سے سرداران قریش میں آپؐ کا ایک مقام تھا۔ اگر آپؐ دنیاداروں کی طرح سرداری یا لیڈری چاہتے تو اس مقام کی وجہ سے وہ حاصل کر سکتے تھے۔لیکن آپؐ کو تو اس چیز سے کوئی غرض نہیں تھی۔

پھر دیکھیں انہیں جوانی کے ایام کی بات ہے۔جب حضرت خدیجہؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق بیانی اور امانتداری اور اعلیٰ اخلاق کا حال سن کر اپنا مال آپ کو دے کر تجارت کے لئے آپؐ کو روانہ کیا۔اس سفر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام میسرہ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔ واپسی پہ میسرہ نے سفر کے حالات بیان کئے تو حضرت خدیجہؓ نے ان سے متأثر ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شادی کا پیغام بھجوایا۔ کہ آپؐ قرابت داری کا خیال رکھتے ہیں، قوم میں معزز ہیں، امانتدار ہیں اور احسن اخلاق کے مالک ہیں اور بات کہنے میں سچے ہیں۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام صفحہ 149)

تو سچائی اور امانتداری کے اعلیٰ معیار جو آپؐ نے اس وقت جوانی کے وقت میں قائم کئے تھے۔ تجارتی سفر میں اپنے ساتھیوں کو دکھائے تھے۔ اور وہ غلام جو آپؐ کے ساتھ تھا وہ بھی اس سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور آپؐ کا گرویدہ ہو گیا۔ واپس آ کے اپنی مالکن کو بتایا کہ کیسا ایماندار اور سچا شخص ہے۔

پھر بیوی کی گواہی ہے۔ بیویاں جو اپنے خاوند کے اچھے برے کی رازدار ہوتی ہیں، وہی ان کے گھریلو حالات ومعاملات میں گواہی دے سکتی ہیں، انہیں کی گواہی وزن رکھنے والی گواہی ہے جو مل سکتی ہے۔تو اس بارے میں بھی ایک روایت میں بیان ہے۔اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کے نزول کا ذکر کرتے ہوئے (یہ تفصیلی روایت ہے) بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وحی کے وقت اپنی پریشانی کا ذکر کیا۔تو انہوں نے آپؐ کو تسلی دیتے ہوئے کہا: کَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللّٰہِ لَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَ تَصْدُقُ الْحَدِیْثَ یعنی ویسے نہیں جیسے آپ سوچ رہے ہیں، آپ کو مبارک ہو۔اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رُسوا نہیں کرے گا۔آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور راست گوئی اور سچائی سے کام لیتے ہیں۔

(بخاری کتاب التعبیر باب اول ما بدیء بہ رسول اللّٰہ من الوحی الرؤیا الصالحۃ)

پھر دیکھیں دوست کی گواہی۔ وہ دوست جو بچپن سے ساتھ کھیلا، پلا، بڑھا، یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔اس دوست نے ہمیشہ ہر حالت میں آپؐ کو سچ کہتے اور سچ کی تلقین کرتے ہی دیکھا اور سنا تھا۔اس لئے ان کے ذہن میں کبھی یہ تصور آ ہی نہیں سکتا تھا کہ کبھی یہ شخص جھوٹ بھی بول سکتا ہے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے جب آپؐ کے دعویٰ کے بارے میں سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصرار کے باوجود کوئی دلیل نہیں چاہی۔ کیونکہ ان کا زندگی بھر کا یہی مشاہدہ تھا کہ آپؐ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔آپؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی پوچھا کہ کیا آپؐ نے دعویٰ کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کرنی چاہی تو ہر بار یہی عرض کی کہ مجھے صرف ہاں یا نہ میں بتا دیں۔اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کہنے پر عرض کیا کہ میرے سامنے تو آپؐ کی ساری سابقہ زندگی پڑی ہوئی ہے۔مَیں کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ بندوں سے تو سچ بولنے والا ہو اور اس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا ہو اور خدا پر جھوٹ بولے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 2 صفحہ 164 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ گھر والوں کی یا ملازمین کی یا دوستوں کی گواہی تو ایسی ہے کہ اگر کسی میں تھوڑی بہت غلطی بھی ہو، کمی بھی ہو تو پردہ پوشی کر سکتے ہیں، درگزر کر دیتے ہیں۔لیکن اس کے علاوہ کون سی گواہیاں ہیں۔اس کے لئے ہم دیکھتے ہیں کہ دشمن بھی جو گواہی آپؐ کے بارے میں دیتا ہے وہ تو ایسی گواہی ہے جس کو کسی طرح ردّ نہیں کیا جا سکتا۔

چنانچہ اس کی ایک مثال آپؐ کے اشد ترین دشمن النضر بن حارث کی گواہی ہے۔ایک مرتبہ سرداران قریش جمع ہوئے جن میں ابوجہل اور اشد ترین دشمن النضر بن حارث بھی شامل تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جب کسی نے یہ کہا کہ انہیں جادوگر مشہور کر دیا جائے یا جھوٹا قرار دے دیا جائے تو نضر بن حارث کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔اے گروہ قریش! ایک ایسا معاملہ تمہارے پلّے پڑا ہے جس کے مقابلے کے لئے تم کوئی تدبیر بھی نہیں لا سکے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں ایک نوجوان لڑکے تھے اور تمہیں سب سے زیادہ محبوب تھے۔سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔تم میں سب سے زیادہ امانتدار تھے۔اب تم نے ان کی کنپٹیوں میں عمر کے آثار دیکھے اور جو پیغام وہ لے کر آئے تم نے کہا وہ جادوگر ہے۔ان میں جادو کی کوئی بات نہیں۔ہم نے بھی جادوگر دیکھے ہوئے ہیں۔تم نے کہا وہ کاہن ہے۔ہم نے بھی کاہن دیکھے ہوئے ہیں۔ وہ ہرگز کاہن نہیں ہیں۔تم نے کہا وہ شاعر ہیں، ہم شعر کی سب اقسام جانتے ہیں وہ شاعر نہیں ہے۔تم نے کہا وہ مجنون ہے، ان میں مجنون کی کوئی بھی علامت نہیں ہے۔اے گروہ قریش! مزید غور کر لو کہ تمہارا واسطہ ایک بہت بڑے معاملے سے ہے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام صفحہ نمبر 224)

پھر دیکھیں ایک اور گواہی جو دشمنوں کے سردار ابو جہل کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابو جہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ہم تمہیں جھوٹا نہیں کہتے۔ البتہ ہم اس تعلیم کو جھوٹا سمجھتے ہیں جو تم پیش کرتے ہو۔ جب عقل پر پردے پڑ جائیں، کسی کی مت ماری جائے تو تبھی تو وہ ایسی باتیں کرتا ہے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کچھ تو عقل کرو۔ کیا ایک سچا آدمی جھوٹی تعلیم دے سکتا ہے۔ سچا آدمی تو سب سے پہلے اس جھوٹی تعلیم کے خلاف کھڑا ہوگا۔

پھر ایک اور موقع پر آپؐ کے صادق ہونے پر دشمن کی گواہی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہیں ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ جب وہ شام کی طرف ایک تجارتی قافلے کے ساتھ گیا ہوا تھا تو ایک دن شاہ روم، ہرقل نے ہمارے قافلے کے افراد کو بلا بھیجا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت وہ کچھ سوالات پوچھ سکے۔ شہنشاہ روم کے دربار میں ہرقل سے اپنی گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بیان کیا کہ اس نے مجھ سے کچھ سوال کئے۔ ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ کیا دعویٰ سے پہلے تم لوگ اس پر جھوٹ بولنے کا الزام لگاتے تھے؟ مَیں نے جواباً کہا کہ نہیں۔ اس پر ہرقل نے ابوسفیان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جب تو نے میرے اس سوال کا جواب نفی میں دیا تو مَیں نے سمجھ لیا کہ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ وہ لوگوں پر تو جھوٹ باندھنے سے باز رہے مگر اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے۔ ہرقل نے کہا مَاذَا یَاْمُرُکُمْ کہ محمدؐ آپ کو کس چیز کا حکم دیتے ہیں۔ ابوسفیان نے کہا وہ کہتا ہے، اللہ کی عبادت کرو جو اکیلا ہی معبود ہے اور اس کا کسی چیز میں شریک نہ قرار دو اور ان باتوں کو جو تمہارے آباؤاجداد کہتے تھے چھوڑ دو۔ اور وہ ہمیں نماز قائم کرنے، سچ بولنے، پاکدامنی اختیار کرنے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تب ہرقل نے کہا کہ جو تو کہتا ہے اگر یہ سچ ہے تو پھر عنقریب میرے قدموں کی اس جگہ کا بھی وہی مالک ہو جائے گا۔ (بخاری کتاب بدء الوحی، نمبر 7)

پھر باوجود نہ ماننے کے آپؐ کی سچائی کا رعب تھا، اُس نے بھی اندر سے مخالفین کے دل دہلائے ہوئے تھے۔ اور وہ اس فکر میں رہتے تھے کہ اس سچے آدمی کی اگر یہ باتیں اور یہ تعلیم بھی سچی ہوئی تو ہمارا کیا ہوگا۔ اس خوف کا ایک واقعہ میں اس طرح ذکر ہے کہ قریش نے ایک دفعہ سردار عتبہ کو قریش کا نمائندہ بنا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوایا۔ اس نے کہا آپ ہمارے معبودوں کو کیوں برا بھلا کہتے ہیں اور ہمارے آباء کو کیوں گمراہ قرار دیتے ہیں۔ آپؐ کی جو بھی خواہش ہے ہم پوری کر دیتے ہیں، آپ ان باتوں سے باز آئیں۔ حضور تحمّل اور خاموشی سے اس کی باتیں سنتے رہے۔ جب وہ سب کہہ چکا تو آپ نے سورۃ حٰمٓ فصلت کی چند آیات تلاوت کیں۔ جب آپؐ اس آیت پر پہنچے کہ میں تمہیں عاد و ثمود جیسے عذاب سے ڈراتا ہوں تو اس پر عتبہ نے آپؐ کو روک دیا کہ اب بس کریں اور خوف کے مارے اٹھ کر چل دیا۔ اس نے قریش کو جا کر کہا کہ تمہیں پتہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کہتا ہے تو کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں تم پر وہ عذاب نہ آ جائے جس سے وہ ڈراتا ہے۔ تمام سردار یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

(السیرۃ الحلبیۃ از علامہ برہان الدین جلد 1 صفحہ 303 مطبوعہ بیروت)

پھر آپؐ کی سچائی کی گواہی صرف اتنی نہیں کہ ایک آدھ مثالیں مختلف طبقات میں سے مل جاتی ہیں بلکہ پوری قوم نے جمع ہو کر آپؐ کے صادق القول ہونے پر گواہی دی ہے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے (۔) یعنی 'اپنے قریبی رشتہ داروں کو ہوشیار اور بیدار کر' کے احکام اترے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھ گئے اور بلند آواز سے پکار کر اور ہر قبیلہ کا نام لے کر قریش کو بلایا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اے قریش! اگر مَیں تم کو یہ خبر دوں، یہ بتاؤں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بہت بڑا لشکر چھپا ہوا ہے جو عنقریب تم پہ حملہ کرنے والا ہے۔ تو کیا تم میری بات مان لوگے۔ اور پہاڑی اتنی اونچی نہیں تھی اور بظاہر یہ بات بالکل ناقابل قبول تھی لیکن کیونکہ ان کو پتہ تھا کہ یہ شخص جھوٹ نہیں بولتا، کبھی کوئی غلط بات نہیں کہہ سکتا، سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہاں ہم ضرور مانیں گے کیونکہ ہم نے تمہیں صادق القول پایا ہے۔، ہمیشہ سچی بات کہنے والا پایا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا تو پھر سنو، مَیں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ اللہ کے عذاب کا لشکر تمہارے قریب پہنچ چکا ہے۔ خدا پر ایمان لاؤ اور عذاب سے بچ جاؤ۔

(سیرت خاتم النبیین مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے صفحہ 128)

بہرحال یہ باتیں سن کے قریش وہاں سے چلے گئے اور ہنسی مذاق اور ٹھٹھا کرنے لگے، تعلیم کا مذاق اڑایا۔ لیکن اس کے باوجود یہ نہیں کہہ سکے کہ آپؐ جھوٹے ہیں۔ آپؐ کو بہت برا بھلا کہا اور بھی سخت الفاظ استعمال کئے تھے لیکن یہ نہ کہہ سکے کہ آپؐ ہمیشہ کی طرح جھوٹ بول رہے ہیں۔ اگر منہ سے الفاظ نکلے تو یہی کہ ہمیشہ آپ نے سچ بولا ہے اور یقیناً آپؐ سچ بول رہے ہیں۔ آپؐ کی سچائی کا معیار اتنا بلند، واضح اور روشن تھا کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا تھا کہ آپؐ پر کوئی جھوٹ بولنے کا الزام لگا سکے، اشارہ بھی کر سکے۔

پھر آپ کے چچا کی ایک گواہی ہے۔ جب محصوری کے زمانے میں، جب شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے تھے۔ تیسرا سال جب ہونے کو آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ابوطالب کو اطلاع دی کہ بنو ہاشم سے بائیکاٹ کا جو معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکایا ہوا تھا۔ ساروں نے بائیکاٹ کیا تھا اس کا معاہدہ تھا، خانہ کعبہ میں لٹکایا گیا تھا۔ اس میں سوائے اللہ کے لفظ کے باقی سارا جو معاہدہ ہے اس کو دیمک کھا گئی ہے۔ اور ابوطالب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر اتنا یقین تھا کہ انہوں نے جا کے پہلے اپنے بھائیوں سے کہا کہ خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آج تک کبھی کوئی غلط بات نہیں کی۔ اور یہ اس نے مجھے بتایا ہے اور لازماً یہ بھی سچی بات ہے۔ پھر وہ دوسرے قریش کے سرداروں کے پاس گئے ان کو بھی وہی بات بتائی کہ تمہارے معاہدے کو دیمک کھا گئی ہے۔ اور تم بھی جانتے ہو اور مَیں بھی جانتا ہوں کہ اس نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ تو جا کر دیکھ لیتے ہیں۔ اگر تو میرا بھتیجا سچا نکلا تو تمہیں بائیکاٹ کا فیصلہ بدلنا ہوگا اور اگر وہ جھوٹا ہوا تو مَیں اسے تمہارے حوالے کر دوں گا۔ جو مرضی سلوک کرنا، قتل کر دیا جو چاہے کرو۔ اور پھر جب وہ وہاں گئے تو دیکھا تو سب کفار نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا کہ واقعی وہاں سوائے اللہ کے لفظ کے باقی سارے معاہدے کو دیمک کھا گئی تھی۔ چنانچہ وہ ختم سمجھا گیا۔

(الوفاء باحوال المصطفی لابن جوزی صفحہ 198 بیروت)

اب بظاہر تو آپؐ کے سچا ہونے کی بات ابوطالب نے کی ہے۔ لیکن تمام سرداران قریش کا خاموش ہو جانا یہ ثابت کرتا ہے کہ ان کو بھی یقین تھا کہ آپؐ سچ کہنے والے ہیں، بلکہ یہ بھی یقین تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا بھی سچا ہے جس نے یہ خبر دی ہے۔ لیکن خدا کو نہ ماننا، اس کے لئے تو تکبر اور ڈھٹائی تھی جو آڑے آتی تھی۔ کیونکہ اگر یہ یقین نہ ہوتا کہ واقعی کاغذ کو دیمک کھا گئی ہے یا ایسی کوئی بات ہے، خدا نے خبر دی ہے تو ہنسی مذاق میں ٹال سکتے تھے۔ لیکن بڑے سنجیدہ ہو کر سارے وہاں گئے۔

پھر ایک اور مخالف اور اس کی بیوی کی گواہی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ کے لئے گئے تو امیہ بن خلف ابوصفوان کے پاس ٹھہرے اور امیہ بن خلف شام جاتے ہوئے سعد کے ہاں مدینہ میں ٹھہرا کرتا تھا۔ بہرحال کہتے ہیں امیہ نے سعد کو کہا آپ انتظار کریں اور جب دوپہر ہو اور لوگ غافل ہو جائیں تو اس وقت عمرہ کر لینا۔ اس وقت کفار کے سامنے کھلے بندوں کر نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ اس دوران کہ جب سعد طواف کر رہے تھے ابوجہل آ گیا اور اس نے کہا کعبہ کا طواف کرنے والا کون شخص ہے۔ انہوں نے کہا مَیں سعد ہوں۔ اس پر ابوجہل نے کہا تم کعبہ کا امن کے ساتھ طواف کر رہے ہو حالانکہ تم نے محمد اور ان کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے۔ سعد نے کہا ہاں ہم نے ایسا کیا ہوا ہے۔ چنانچہ وہ ایک دوسرے سے اونچی آواز میں باتیں کرنے لگے۔ اس پر امیہ نے سعد سے کہا ابوالحکم پر آواز بلند نہ کرو یہ اس وادی کا سردار ہے۔ سعد نے کہا اللہ کی قسم اگر تم نے مجھے طواف کرنے سے روکا تو مَیں

تیری شام کے ساتھ جو تجارت ہے اس میں روک بن جاؤں گا۔ شام کے ساتھ تجارت اس کے رستے سے ہوتی تھی۔ اس پر امیہ سعد سے کہنے لگا اپنی آواز بلند نہ کرو اور وہ ان کو پکڑ کر روک رہا تھا۔ اس پر سعد ناراض ہو گئے اور کہا مجھے چھوڑ دو۔ مَیں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا ہے کہ تم ان کے ہاتھوں قتل ہونے والے ہو۔ اس پر امیہ نے کہا: کیا مَیں؟ سعد نے کہا ہاں! اس پر امیہ نے کہا اللہ کی قسم محمدؐ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ نہیں بولتا۔ پھر وہ اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میرے یثربی بھائی نے مجھے کیا کہا ہے۔ اس نے کہا کیا کہا ہے۔ امیہ نے کہا اس نے کہا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خیال ہے کہ وہ مجھے قتل کرنے والے ہیں۔ اس پر امیہ کی بیوی نے کہا۔ اللہ کی قسم! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جھوٹ نہیں بولتے۔ پھر جب کفار مکہ کی فوج بدر کی طرف جانے لگی تو امیہ کی بیوی نے اس سے کہا کہ تجھے یاد نہیں، تیرے یثربی بھائی نے کیا کہا تھا۔ امیہ نے کہا میں آگے نہیں جاؤں گا۔ لیکن ابوجہل نے امیہ سے کہا کہ تم وادی کے معزز سرداروں میں سے ہو، زبردستی اس کو آگے لے گیا، اور ایک دو دن تک تو ساتھ رہو پھر واپس آجانا۔ چنانچہ وہ ساتھ ہو لیا اور آخر وہیں بدر میں مارا گیا۔

(بخاری کتاب المناقب ـ باب علامات النبوة فی الاسلام)

تو یہ دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سن کر وہ دونوں میاں بیوی نہ صرف خوفزدہ ہو گئے تھے بلکہ یقین تھا کہ ایسا ہی ہو گا۔ اور لاکھ بچنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر اسے بدر کے میدان میں لے گئی۔

پھر دیکھیں آپؐ کی سچائی کے رعب کی ایک اور مثال۔ جنگ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہونے کے بعد جب صحابہؓ کے ساتھ ایک گھاٹی میں ٹیک لگائے ہوئے تھے تو ابی بن خلف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر للکارتے ہوئے پکارا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آج تم بچ گئے تو مَیں کامیاب نہ ہوا۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی اس کی طرف بڑھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے چھوڑ دو۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نیزہ لیا اور آگے بڑھے اور اس کی گردن پر ایک ہی وار کیا۔ جس سے وہ اپنے گھوڑے سے زمین پر لوٹنیاں کھاتے ہوئے گرا۔ ابن اسحاق جن کی روایت سیرت ابن ہشام میں درج ہے بیان کرتے ہیں کہ مجھے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بتایا کہ ابی بن خلف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مکہ میں ملتا تو کہتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک گھوڑا ہے جس کو میں خاص مقدار میں دانہ کھلا کر موٹا تازہ کر رہا ہوں۔ اس پر سوار ہو کر میں آپ کو قتل کروں گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے کہ جس طرح تم کہتے ہو ویسا نہیں ہو گا بلکہ انشاء اللہ میں ہی تمہیں قتل کروں گا۔ پس جب زخمی ہو کر قریش کے پاس واپس پلٹا تو اس کی گردن پہ ایک معمولی زخم تھا جو اتنا بڑا نہیں تھا جس سے خون بہہ نکلا۔ تھوڑا سا خون بہا تھا۔ وہ کہتا جا رہا تھا کہ بخدا محمدؐ نے مجھے مار ڈالا۔ اس کے ساتھیوں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ تم خوانخواہ دل چھوٹا کر رہے ہو، مایوس ہو رہے ہو۔ معمولی سا زخم ہے۔ اس نے کہا تم نہیں جانتے۔ اس نے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) مکہ میں مجھے کہا تھا کہ مَیں تجھے قتل کروں گا۔ خدا کی قسم اگر وہ مجھ پر تھوک بھی دیتا تو میں مارا جاتا۔ چنانچہ یہ قافلہ ابھی مکہ نہیں پہنچا تھا کہ اسی زخم سے سرف مقام پر وہ ہلاک ہو گیا۔

(سیرت ابن ھشام ـ غزوہ احد ـ مقتل ابی بن خلف ـ مطبع مصطفی البابی الحلبی مصر 1936ء جزء الثالث صفحہ 89)

پھر ایک یہودی عالم کی آپؐ کی سچائی پر گواہی ہے، جو قیافہ شناس بھی تھا، چہرہ شناس بھی تھا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپؐ کا استقبال کرنے کے لئے گھروں سے باہر نکل آئے۔ اور یہ صدائیں بلند ہونے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ مَیں بھی لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لئے آیا۔ یہی وہ یہودی عالم تھے۔ جب مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو بغور دیکھا تو مَیں اس نتیجے پر پہنچا کہ آپؐ کا چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔

(ترمذی کتاب صفة القیامة والرقائق والورع باب نمبر 42)

ان تمام گواہیوں کو سامنے رکھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ آپؐ سچ بولنے والے اور خدا کے سچے نبی نہیں تھے۔ سوائے اس کے کہ جن کے دل، جن کے کان، جن کی آنکھوں پر مہر لگ چکی ہو، پردے پڑ چکے ہوں، اور کوئی نہیں جو یہ باتیں کر سکے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی سچ کو اور حق کو ظاہر کیا اور پھیلایا ہی نہیں بلکہ اپنے ماننے والوں کے دلوں میں بھی پیدا کیا۔ ان کے اندر بھی اس سچائی کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔ اور اسی حق بات کہنے اور حق کہنے کی وجہ سے اور حق ماننے کی وجہ سے بہتوں کو شروع زمانے میں اپنی زندگیوں سے ہاتھ بھی دھونے پڑے۔ لیکن یہی ہے کہ ہمیشہ سچ کو سچ کہا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کسی اعلیٰ تعلیم اور اس کے لانے والے کے اعلیٰ کردار کو جانچنے کے لئے اس شخص کی زندگی میں سچائی کے معیار بھی دیکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اور یہ معیار ہمیں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سب سے بڑھ کر نظر آتے ہیں۔ آپؐ کی سچائی کا معیار بچپن اور جوانی میں بھی انتہائی بلند تھا۔ جس کی ہم نے مختلف واقعات میں گواہی دیکھی ہے۔ دشمن بھی باوجود آپؐ کی تعلیم اور خدا پر یقین نہ ہونے کے آپؐ کی طرف سے کوئی انذار کی بات سن کر، کوئی ڈرانے والی بات سن کر، خوفزدہ ہو جایا کرتے تھے۔ ....

اللہ تعالیٰ آج بھی اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت رکھتا ہے۔ بعض لوگ جو اپنے میڈیا کے ذریعے سے تاریخ کو یا حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، حق کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو ان کفار مکہ کی مثالیں سامنے رکھنی چاہئیں جن میں سے چند ایک مَیں نے پیش کیں، مثالیں بے شمار ہیں۔ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچ اور سچ کا نور نہ کبھی پہلے ماند پڑا تھا یا چھپ سکا تھا نہ آج تم لوگوں کے ان حربوں سے یہ ماند پڑے گا یا چھپے گا۔ یہ نور انشاء اللہ تعالیٰ تمام دنیا پر غالب آنا ہے اور اس سچائی کے نور نے تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کر ڈالنا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ آج کل بھی بعض لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے بارے میں بعض کتابیں لکھی ہیں اور وقتاً فوقتاً آتی رہتی ہیں۔ اسلام کے بارے میں، اسلام کی تعلیم کے بارے میں یا آپؐ کی ذات کے بارے میں بعض مضامین انٹرنیٹ یا اخبارات میں بھی آتے ہیں، کتب بھی لکھی گئی ہیں۔ ایک خاتون مسلمان بن کے ان سائیڈ سٹوری (Inside Story) بتانے والی بھی آجکل کینیڈا میں ہیں۔ جب احمدی اس کو چیلنج دیتے ہیں کہ آؤ بات کرو تو بات نہیں کرتی اور دوسروں سے ویسے اپنے طور پر جو مرضی گند پھیلا رہی ہے۔ تو بہر حال آج کل پھر یہ مہم ہے۔ ہر احمدی کو اس بات پہ نظر رکھنی چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا تقاضا یہی ہے کہ آپؐ کی سیرت کے ہر پہلو کو دیکھا جائے اور بیان کیا جائے، اظہار کیا جائے۔ .... بلکہ مستقل ایسے الزامات جو آپؐ کی پاک ذات پر لگائے جاتے ہیں ان کا رد کرنے کے لئے، آپؐ کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے جائیں۔ ان اعتراضات کو سامنے رکھ کر آپؐ کی سیرت کے روشن پہلو دکھائے جاسکتے ہیں۔ کوئی بھی اعتراض ایسا نہیں جس کا جواب موجود نہ ہو۔ جن جن ملکوں میں ایسا بیہودہ لٹریچر شائع ہوا ہے یا اخباروں میں ہے یا ویسے آتے ہیں وہاں کی جماعت کا کام ہے کہ اس کو دیکھیں اور براہ راست اگر کسی بات کے جواب دینے کی ضرورت ہے یعنی اس اعتراض کے جواب میں، تو پھر وہ جواب اگر لکھنا ہے تو پہلے مرکز کو دکھائیں۔ نہیں تو جیسا کہ مَیں نے کہا سیرت کا بیان تو ہر وقت جاری رہنا چاہئے۔ یہاں بھجوائیں تا کہ یہاں بھی اس کا جائزہ لیا جا سکے اور اگر اس کے جواب دینے کی ضرورت ہو تو دیا جائے۔ جماعت کے افراد میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں جس طرح میں نے کہا مضامین اور تقاریر کے پروگرام بنائے جائیں۔ ہر ایک کے بھی علم میں آئے۔ نئے شامل ہونے والوں کو بھی

اور نئے بچوں کو بھی۔ تا کہ خاص طور پر نوجوانوں میں، کیونکہ جب کالج کی عمر میں جاتے ہیں تو زیادہ اثر پڑتے ہیں۔ تو جب یہ باتیں سنیں تو نوجوان بھی جواب دے سکیں۔ پھر یہ ہے کہ ہر احمدی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے۔ تا کہ دنیا کو یہ بتا سکیں کہ یہ پاک تبدیلیاں آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کی وجہ سے ہیں جو چودہ صدیوں سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی اسی طرح تازہ ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپؐ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپؐ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپؐ ظاہر ہوئے آپؐ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے۔ اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظر دنیا کے کسی حصے میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ہے کہ آپؐ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جب کہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جب کہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپؐ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت“ (یعنی وحشی طبیعت رکھنے والے اور جانوروں والی خصلتیں رکھنے والوں) ”کو انسانی عادات سکھلائے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا“۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 206-207)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر اور آپ کے نقش قدم پر اور آپؐ کی سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا آج بنگلہ دیش کا 81 واں جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ خیریت سے ہو جائے۔ وہاں کے حالات بھی ایسے ہیں جب احمدی اکٹھے ہوتے ہیں تو ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔ تو ان کے لئے دعا کریں۔ اور بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لئے بھی یہی پیغام ہے کہ اپنی زندگیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اور ہمیشہ سچائی اور حق پر قائم رہیں۔

تبصرہ کتب

(رفقاء) احمد جلد ششم

(حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب کا خاندان)

مؤلفہ: محترم صلاح الدین ملک صاحب ایم اے

صفحات: 154

سیدنا حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ خدا کے ان برگزیدہ بندوں کو اس وقت حضرت اقدس کے سلسلہ بیعت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی جب ایمان لانے والوں کی تعداد بھی بہت کم تھی۔ ان بزرگوں نے براہ راست فیض حاصل کیا، زیارت کا شرف ملا اور حضرت مسیح موعود کی صحبت اقدس میں رہ کر بے انتہا روحانی خزائن سمیٹنے کی توفیق ملی۔ محترم صلاح الدین ملک صاحب قادیان دارالامان نے ان رفقاء کے حالات زندگی اکٹھے کر کے تاریخ احمدیت میں گرانقدر کام سرانجام دیا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب رفقاء احمد جلد ششم میں حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب، آپ کے دو فرزندان، ایک صاحبزادی اور ایک بہو کے تفصیلی سوانح پیش کئے گئے ہیں۔

حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب کا مقام بعض لحاظ سے نمایاں حیثیت کا حامل ہے۔ آپ کو 1885ء سے حضرت مسیح موعود سے وابستگی کا موقع ملا۔ مارچ 1889ء میں بیعت کا آغاز ہونے پر چند دن کے اندر آپ نے بیعت کر لی۔ آپ اور آپ کے دونوں بیٹے ہی نہیں بلکہ آپ کے ذریعہ بیعت کرنے والے اور متعدد رفقاء بھی 313 رفقاء کے مقدس زمرہ میں شمار ہوئے۔ حضرت اقدس نے آپ کو قادیان ہجرت کر آنے کی تحریک فرمائی۔

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن 1959ء میں شائع ہوا تھا۔ اس کتاب میں متعدد نئی معلومات کا اضافہ ہوا جو اس سے پہلے سلسلہ کے لٹریچر میں شامل نہیں تھیں۔ حضرت قاضی صاحب کی سوانح پر اگر ایک نظر ڈالی جائے تو قابل تقلید اور روح پرور حالات و واقعات کا علم ہوتا ہے۔ آپ کی ولادت 1843ء کو ہوئی۔ آپ کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد ماجد کو بشارت دی تھی کہ آپ کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا جس کا نام ضیاء الدین ہوگا۔ پہلی دفعہ آپ فروری 1885ء کو قادیان تشریف لائے۔ آپ عربی اور فارسی کے اعلیٰ پایہ کے عالم تھے۔ 1901ء میں آپ نے قادیان ہجرت کی۔ آپ کی طبیعت میں بے حد سوز و گداز ودیعت ہوا تھا۔ آپ رقیق القلب ہونے کے علاوہ بہت منکسر المزاج بھی تھے۔ آپ نے چھوٹی عمر میں تہجد کی نماز پڑھنی شروع کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ناغہ بھی نہیں کیا۔ آپ نے 15 مئی 1904ء کو وفات پائی۔

مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے آپ کے دو صاحبزادگان حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب اور حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب کے سوانح بھی کتاب ہذا میں شامل فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی 313 رفقاء میں شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔ اپنے والد بزرگوار کی طرح آپ دونوں احباب بھی تقویٰ و طہارت میں اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ زیر تبصرہ کتاب میں حضرت قاضی صاحب، آپ کے صاحبزادگان، بیٹی اور بہو کی حضرت مسیح موعود سے متعلق بعض روایات بھی درج کی گئی ہیں۔ کتاب کے آخر پر حوالہ جات، اشاریہ اور مقامات کا انڈیکس بھی شامل کیا گیا ہے۔ جو کسی بھی موضوع تک پہنچنے کے لئے بہت مفید ہے۔ مضبوط جلد اور نفیس کاغذ پر اس کتاب کا نیا پرنٹ شائع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب دفتر انصاراللہ پاکستان اور ربوہ کے بک سٹالوں سے مل سکتی ہے۔

(ایف شمس)

ہم کامیاب ہوں گے

سیدنا حضرت مصلح موعود نے جون 1949ء میں فرمایا:

میں نے دیکھا کہ امریکہ کے لوگوں کو مخاطب کر کے میں انہیں ایک پیغام دے رہا ہوں اور پیغام یہ دیتا ہوں کہ امریکہ اور یورپ کے لوگ جو یہ کوشش کر رہے ہیں کہ دنیا میں امن قائم ہو اس میں وہ کامیاب نہیں ہوں گے نہ ان کا طریق کار درست ہے اور نہ ان کے اندر وہ جذبہ اخلاص پایا جاتا ہے جس کے بغیر دل فتح نہیں ہو سکتے۔ اس کام میں تو وہی جذبہ اور وہی صحیح کوشش کامیاب ہو سکتی ہے جو .... اصول کے مطابق ہو اور خدا تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہوئے لوگ اس کام کو کریں اس سلسلہ میں میں یہ کہتا ہوں کہ اس کام کو کامیاب بنانے کے لئے جس بات کی ضرورت ہے وہ تو یہ ہے کہ

یہ مشرقی محبت یہ رنگ مومنانہ

یعنی جو خلوص اور محبت ہم مشرقی لوگوں کے دلوں میں پائی جاتی ہے اور جو مادی اثرات کی وجہ سے مغربی لوگوں میں نہیں پائی جاتی اس سے یہ کام ہو سکتا ہے دوسرے اس کے لئے .... تعلیم کی ضرورت ہے اور یہ چیزیں امریکہ اور یورپ کے لوگوں میں نہیں پائی جاتیں ہم میں پائی جاتی ہیں۔ پس ہم اس کام میں کامیاب ہوں گے۔ وہ نہیں ہوں گے۔

(رویا و کشوف سیدنا محمود ص 414)

میں فوجوں کے ہمراہ اچانک آؤں گا

کریں پوری وہ اپنے دل کی ہر چاہ
ملے گی بھاگنے کی کب انہیں راہ
یہ وعدہ جب ہوا پورا خدا کا
اچانک آؤں گا فوجوں کے ہمراہ

ارشاد عرشی ملک

جرمنی و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ
مؤثر دوا سے قدرتی شفاء
بیماریوں سے تحفظ، علاج اور شفاء کیلئے مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کریں

پراسٹیٹ کے غدود GHP-450/GH
کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج

بخار توڑ GHP-451-GH
ہر قسم کے ضدی، پرانے ملیریا اور موسمی بخار کیلئے مؤثر ترین دوا

مردوں کیلئے مؤثر دوا
GHP-444/GH GHP-555/GH
ہر قسم کی کمزوری دور کرنے کیلئے اعلیٰ ترین فارمولا ہے۔ دونوں دوائیاں ملا کر استعمال کریں

معدے کی تکالیف کا مؤثر علاج
GHP-419/GH
تیزابیت، جلن، بدہضمی، گیس، معدہ و آنتوں کی سوزش کیلئے مؤثر دوا
GHP-421/GH
معدہ کا السر، زخم، درد، رسولی، تیزابیت، گیس کیلئے مؤثر دوا
GHP-519/GH
معدہ کا کینسر، رسولی، ناسور، گومڑ اور زخم کو شفاء دینے والی مخصوص دوا

گردے کی پتھری GHP-406/GH
گردہ، مثانے اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا

پتے کی پتھری GHP-410/GH
پتے کی پتھریوں کو تحلیل کرکے نکالنے اور پتے کی جملہ امراض کا آزمودہ علاج

مقوی ٹانک GHP-430/GH
بھوک و خون کی کمی، ہاضمہ کی خرابی، قبض، ذہنی پریشانی، دماغی، اعصابی، جسمانی کمزوری اور دبلا پن کو دور کرنے کیلئے صحت افزا اور لاجواب ٹانک ہے

پیکنگ:	25ml	120ml	225ml
رعایتی قیمت	125/-	500/-	900/-

نوٹ: ڈاکٹر حضرات کیلئے تھوک خریداری پر مزید رعایت نیز سٹور/کلینک جمعۃ المبارک کو کھلا رہے گا

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون: 6212399

سوئمنگ سیکھنے کا موقع

سوئمنگ پول ربوہ میں 5:00 تا 5:45 صبح ایک اور نماز عصر تا مغرب دو شفٹوں میں سوئمنگ جاری ہے۔ تمام احباب سے بھرپور استفادہ کی درخواست ہے۔ نیز 15 جون 2005ء سے خدام، اطفال کو چنگ کیمپ کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ جو بھی سوئمنگ سیکھنا چاہتے ہوں ممبر شپ کارڈ کے ساتھ دفتر سوئمنگ پول سے رابطہ کریں۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

نادار اور غریب طلباء کی امداد سے اللہ کے فضل کا حصول

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا موقع بھی ضائع نہیں ہونے دیتی۔ جہاں یہ ایک عظیم نیکی ہے۔ وہاں قرآن کریم اور آنحضور ﷺ کا فرمان بھی ہے۔ کہ ہر مرد و عورت کے لئے علم کا حصول لازمی ہے۔ اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ اور اس جماعت میں ایسے افراد بھی ہیں جو اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کر سکتے۔ ایسے نادار مستحق اور غریب طلباء کے لئے صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ایک شعبہ (امداد طلبہ) قائم ہے۔ یہ شعبہ خالصتاً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعے کام کرتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور نادار اور غریب طلبہ کی تعلیم کے لئے اس فنڈ میں رقوم بھجوائیں تا کہ کوئی طالب علم تعلیم کے زیور سے محروم نہ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بہت زیادہ برکت دے آمین۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء (نظارت تعلیم) یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد امداد طلباء بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام ریحانہ یاسمین سے تبدیل کر کے ریحانہ نثار رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

ریحانہ نثار A-2 بیوت الحمد کالونی چناب نگر (ربوہ) ضلع جھنگ

دیانتداری و اعتماد کا نام
سرمد جیولرز
4 نمبر مارکیٹ ڈیلیدار روڈ اچھرہ۔ لاہور
طالب دعا: میاں محمد اسلم، میاں رضوان اسلم
فون: 7582408 موبائل: 0300-9463065

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز دکان 1 ۔ مبارک مارکیٹ ریلوے روڈ 1 ۔ ربوہ
فون شوروم: 214220 فون رہائش: 213213
پروپرائٹرز: میاں محمد نصر اللہ۔ میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم ڈاکٹر عبدالباری ملک صاحب صدر جماعت بریڈفورڈ یو کے تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم عطاء الہادی ملک صاحب کی شادی کی تقریب 26 مارچ کو مانچسٹر میں منعقد ہوئی۔ محترم مولانا نسیم احمد صاحب باجوہ نے رخصتی کی دعا کروائی۔ 28 مارچ کو ہلٹن ہوٹل بریڈفورڈ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں جماعتی بزرگوں کے علاوہ بریڈفورڈ کی لارڈ میئر، تین ممبران پارلیمنٹ، ڈپٹی لارڈ لیفٹیننٹ پاکستان کے قونصلیٹ، جج صاحبان، مجسٹریٹ، پولیس افسران، اساتذہ کرام، کاروباری حضرات اور مختلف قومیتوں اور مذاہب کے نمائندے بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ تلاوت اور نظم کے بعد لارڈ میئر نے خطاب کیا اور محترم سید منصور شاہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ یو کے نے دعا کروائی۔ مکرم عطاء الہادی ملک صاحب کا نکاح 12 / اکتوبر 2004ء کو بیت الحمد بریڈفورڈ میں محترمہ منصورہ حق صاحبہ بنت مکرم اکرام الحق صاحب مانچسٹر کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے پڑھایا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے بہت بابرکت اور خیر کثیر کا باعث بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

ولادت

☆ مکرم ملک یوسف سلیم صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم مظفر محمود صاحب اور مکرمہ فریحہ محمود صاحبہ مشی گن امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 7 جون 2005ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام مصطفیٰ احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم خواجہ عبدالرشید صاحب کراچی کا نواسہ ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ یہ امر خاکسار کے لئے دوہری خوشی کا موجب ہے کہ میری پوتی منال محمود عمر چار سال بھی واقفہ نو ہے۔ احباب کرام سے بچوں کی درازی عمر، نیک اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم مرزا محمد اصغر صاحب حلقہ ثناء دارالعلوم غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ عابدہ مرزا صاحبہ مورخہ 30 مئی 2005ء کو کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد بعمر 34 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مکرم بشارت محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں 30 مئی 2005ء کو پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم عزیز الرحمان خالد صاحب صدر محلّہ دارالعلوم غربی حلقہ ثناء نے دعا کروائی۔ اس موقعہ اندرون و بیرون ملک بہت سے عزیزوں نے تعزیت کی اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بچی کی مغفرت اور بلندی درجات نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

نکاح

☆ مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ 4 جون 2005ء کو بیت مبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دو لاکھ روپے حق مہر پر میری بیٹی مکرمہ قرۃ العین بشریٰ صاحبہ اور مکرم طاہر منصور خان صاحب ابن مکرم منصور الحسن خان صاحب مرحوم اسلام آباد کے نکاح کا اعلان کیا۔ لڑکی مکرم فضل الرحمٰن بسمل صاحب بی اے بی ٹی سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ابن حضرت الحاج میاں عبدالرحمٰن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب ابن حضرت سردار عبدالرحمٰن مہر سنگھ رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی ہے۔ اسی طرح لڑکا حضرت ڈاکٹر نور الحسن خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور مکرم محمد عالم صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بندھن کو دینی اور دنیوی لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے۔ آمین

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیوم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

HAROON'S-3
★★★★★★★★★★★★★★★★
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

ربوہ میں طلوع و غروب 14 جون 2005ء

طلوع فجر	3:20
طلوع آفتاب	4:59
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	7:18

صرف مایوس العلاج مریض
ایک ماہ کی دوا مفت حاصل کریں
علوم شرقی نور ربوہ
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد فون 212694

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ربوہ کلینک
میڈیکل سپیشلسٹ
ڈاکٹر بشریٰ ناویہ
ایم بی بی ایس، ایف سی پی ایس
ماہر امراض دل جگر معدہ
لیبارٹری۔ ایکسرے۔ ای سی جی
اوقات کار صبح 9:00 بجے سے دوپہر 12-30 بجے
5:00 بجے تا 7:30 بجے شام
نزد لنگر خانہ نمبر 2 دار الرحمت غربی ربوہ
فون: 047-6213462 موبائل: 0304-3017756

البشیر ز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم چوک فون 04524-214510 ربوہ 04942-423173

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز
کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سیفٹی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب نمبر کارپوریشن فیروزوالہ لاہور
فون فیکٹری: 042-7924522-7924511
فون رہائش: 7832395
طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد، میاں تنویر اسلم

ڈیلر: فریج، ایئر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈش انٹینا
ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
ہم آپ کے منتظر ہونگے
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فون: 7223347-7239347-7354873

انگریزی ادویات و میڈیکل جات کا مرکز بہترین تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
T.V۔ گیزر۔ ایئر کنڈیشنر
سپلٹ۔ ٹیپ ریکارڈر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231680
7231681
7223204
7353105
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
Email:uepak@hotmail.com

زاہد اسٹیٹس بلڈرز اینڈ ڈویلپر
گوادر
اور اب لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی، کراچی میں بھرپور اعتماد کے ساتھ
سرمایہ کاری کا بہترین موقع
کیونکہ بہترین سرمایہ کاری میں ہے آپ کا روشن مستقبل
چیف ایگزیکٹو
ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
ایگزیکٹو
چوہدری عمر فاروق
Head Office:
10-Hunza Block, Allama Iqbal Town, Lahore
042-7441210
0300-8458676
Branch Office:
41-Y Gole Plaza, Ground Floor, Defence, Lahore
Ph: 5740192, 5744284
0300-8423089
Gwadar Office:
042-7441210, 0300-8458676
Mob: 0333-4672162
Website Address:
www.zahidestates.com
E-Mail:
zanfa119@hotmail.com

ڈیلر
Samsung,Sony.LG. PEL
Dawlance,Mitsubishi, Orient,
Waves, Super National
Super Asia` Success,kentex
احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
پاکستان الیکٹرونکس
سپلٹ ایئر کنڈیشنر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
ایک بار ضرور تشریف لائیں۔
26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
فون 5124127-5118557-0300-4256291
طالب دعا مقصود اے ساجد (سابقہ ریجنل سیلز مینیجر Pel)

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob:
0300-9491442
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد فون: 642605-632606

فوری ضرورت سٹاف

ہمیں اپنی مل شاہنواز ٹیکسٹائل لمیٹڈ رائے ونڈ لاہور کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست معہ ضروری کاغذات مقامی صدر / امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ 20 جون تک بھجوا دیں۔

عہدہ	تعداد	اہلیت
1۔ فائر مین	1	تعلیم میٹرک عمر 45 سال سے زائد نہ ہو۔ تین سالہ تجربہ رکھتا ہو۔ فائر مین کا سرٹیفکیٹ رکھتا ہو
2۔ سیکیورٹی گارڈ	6	تعلیم مڈل تا میٹرک لکھ پڑھ سکتا ہو۔ صحت اچھی ہو۔ عمر 45 سال سے زائد نہ ہو۔ سابق فوجی ہو۔

درخواست بھیجنے کا پتہ
ایڈمن مینیجر شاہنواز ٹیکسٹائلز لمیٹڈ
6 کلومیٹر مانگا روڈ رائے ونڈ
فون 042-5391560-1

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

ماشاء اللہ ڈرم کولر اینڈ گیزرز
فین اور بلور + ڈکٹ والے کولر سیور موٹر سیل
کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ اینڈ سروس
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
Mob- 0300-9477683-042-5153706

C.P.L 29FD